رمضان کا دشمن

مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم
ناظم اعلی وفاق المدارس العربیہ پاکستان

ماہِ رمضان کی آمد آمد ہے، رحمتوں، برکتوں اور بخششوں کا مہینہ، مسلمانوں کے لیے اللہ جل شانہ کا انعام ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح فرض کئے گئے ان پر جو تم سے پہلے تھے، تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ''...... حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان المبارک کا چاند طلوع ہوتے ہی شیاطین اور سرکش جن گرفتار کر کے قید کر دیئے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں''، اس مبارک ماہ میں عبادات اور طاعات کا اجر بڑھا دیا جاتا ہے، مؤمن کے رزق میں کشادگی اور فراوانی کر دی جاتی ہے، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن ہمیں خطبہ دیا، اس میں فرمایا: ''یہ صبر کا مہینہ ہے، اور صبر کا ثواب جنت ہے، اور یہ ہمدردی وغمخواری کا مہینہ ہے، اس میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، اور جس نے اس میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو وہ اس کے لیے اس کے گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے اس کی گلوخلاصی کا ذریعہ ہے، اور اس کو بھی روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا، مگر روزہ دار کے ثواب میں ذرا بھی کمی نہ ہوگی''...... (بیہقی، شعب الایمان، مشکاۃ) اس مقدس مہینے میں چار سو اللہ جل شانہ کی بندگی کا ایک روح پرور ماحول، دل ودماغ کو پاکیزگی مہیا کرتا ہے، ہمدردی اور غم خواری سے شناسائی عطا کرتا ہے اور نفس کی سرکشیوں کو لگام فراہم کرتا ہے، اس لیے بلاشبہ سال کے مہینوں میں، ماہِ رمضان ایک مسلمان کی روحانی صفائی اور ترقی کا مہینہ ہے، کدورتیں دھلتی ہیں، رحمتیں اور بخششیں بٹتی ہیں اور عذاب اور آفتوں سے خلاصی کے فیصلے ہوتے ہیں۔

اس لیے اس مقدس مہینے کا تقاضہ تو یہ ہے کہ مسلمان تاجر اشیاءِ خورونوش کی قیمتوں میں دوسرے مہینوں کے مقابلے میں کمی کریں، مارکیٹوں کے ریٹ کم ہوں اور مہنگائی کے بجائے ارزانی اور کم قیمت پر ضرورت کی اشیاء کی فراوانی عام ہو، لیکن بدقسمتی سے رمضان کا مبارک مہینہ آتے ہی مہنگائی بڑھ جاتی ہے، کھانے پینے اور دوسری ضرورت کی اشیاء کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگتی ہیں اور ایک عام آدمی کے لیے اپنی محدود آمدنی میں زندگی کی

ضرورتیں پوری کرنا مشکل ہو جاتا ہے...... یہ صورت حال مسلم معاشرے کے لیے ہر حوالہ سے افسوس ناک ہے، ایک عام آدمی کے لیے رحمت کا یہ مہینہ مہنگائی کی وجہ سے بسا اوقات زحمت کا مہینہ بن جاتا ہے، ملک کی اقلیتیں بھی اس مہنگائی کا شکار ہوکر، اس احساس میں مبتلا ہو جاتی ہیں کہ مسلمانوں نے اپنے اس بابرکت اور مقدس ماہ کو کیونکر اس قدر مہنگا اور مشکل بنا دیا ہے، جب کہ اسلام کی تعلیمات اس کے برعکس ہیں، اس لیے مسلمان معاشرے سے تعلق رکھنے والے طبقات کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنے اپنے دائرہ اختیار میں، ماہ مبارک کے اندر مہنگائی کے عفریت کو روکنے کے لیے جدوجہد کریں اور کشادگی اور فراوانی کے راستوں کو ہموار کریں، اس سلسلے میں، سب مل کر اپنی اپنی ذمہ داری محسوس کریں، تب ہی اس صورت حال پر کنٹرول ہو سکتا ہے۔

ایک ذمہ داری ریاست کی ہے کہ وہ ذخیرہ اندوزی کرنے والوں اور اس مقدس ماہ میں ناجائز منافع خوروں کے خلاف مؤثر کارروائی کرے، ضرورت کی عام اشیاء پر سبسڈی دے کر ان کی قیمتوں کو بڑھنے سے روکے رکھے اور مصنوعی طور پر قیمتوں کو بڑھانے والے عناصر کے خلاف مؤثر اقدامات ہوں، اس سلسلے میں ہر سال رمضان سے قبل وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی طرف سے اعلانات تو ضرور ہوتے ہیں اور اکا دکا کارروائی بھی ہوتی ہے لیکن مجموعی لحاظ سے یہ تمام اعلانات بے اثر رہتے ہیں اور مہنگائی رمضان کے آتے ہی زور وشور سے بڑھنے لگتی ہے، اس لیے عملی مؤثر اقدامات بہرحال ریاست اور حکومت ہی کی ذمہ داری ہے۔

دوسرے نمبر پر مسلمان تاجروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس مقدس اور بابرکت ماہ میں اپنے منافع کی شرح بڑھانے کی بجائے کم رکھیں، عجیب بات یہ ہے کہ بعض غیر اسلامی ممالک میں غیر مسلم تاجر، رمضان المبارک میں قیمتیں کم کر دیتے ہیں، وہ اس ماہ کے احترام میں رعایتی پیکج رکھتے ہیں اور مسلمانوں کے لیے ارزانی اور فراوانی کی سہولت فراہم کرتے ہیں...... لیکن مسلم ممالک میں، مسلمان تاجروں کی روش قابل اصلاح ہے، جب تک خود کاروبار کرنے والے اور خرید وفروخت کرنے والے تاجروں کو اس ماہ مبارک میں قیمتوں کو بڑھانے کے بجائے کم کرنے کا احساس نہیں ہوگا، اس وقت تک یہ افسوس ناک صورت حال برقرار رہے گی۔

تیسرے نمبر پر عام خریداروں کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ مہنگائی بڑھنے نہیں دیں، مارکیٹ میں اشیاء کی طلب جب بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے تو ان کی قیمتیں بھی بڑھ جاتی ہیں، لیکن عام لوگ اگر عزم کرلیں کہ وہ مناسب

قیمتوں سے بڑھ کر اشیاء کی خریداری نہیں کریں گے تو دوکاندار از خود مجبور ہوں گے کہ مناسب قیمتوں پر چیزوں کو فروخت کریں، بصورت دیگر ان کی اشیاء پڑی رہیں گی اور کساد بازاری کا شکار ہو جائیں گی، جب دوکانداروں اور تاجروں کو یہ خوف ہوگا تو مہنگائی کی طرف جانے سے وہ گھبرائیں گے اور قیمتیں کنٹرول میں رہیں گی، مہنگے داموں، دھڑا دھڑ خریداری بھی اس مبارک ماہ میں مہنگائی کا ایک اہم سبب ہے، اس لیے اسلامی معاشرے سے تعلق رکھنے والے عام طبقے کی بھی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ مہنگے داموں خریداری کو مسترد کردے، وہ رک جائے، وہ ڈٹ جائے تو مارکیٹ از خود پیچھے کی طرف آنا شروع ہو جائے گی۔

پھر اس کے ساتھ ساتھ ابلاغ اور تعلیم و تربیت سے تعلق رکھنے والوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ ماہ مبارک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کا سد باب کریں، حضرات علمائے کرام منبر و محراب سے، اہل قلم اور صحافی حضرات اپنی تحریروں، مضامین اور کالموں سے اور الیکٹرانک میڈیا سے تعلق رکھنے والے اپنے مذاکروں اور گفتگو سے اس صورت حال کو روکنے اور مہنگائی کو ختم یا کم کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں، قوم مختلف طبقات ہی سے بنتی ہے اور قومی رویئے، مختلف طبقات کے احساس ذمہ داری سے پرورش پاتے ہیں ...... ہم سب اپنی اپنی ذمہ داری محسوس کریں تو بلند انسانی صالح رویوں کو پروان چڑھنے میں دیر نہیں لگے گی، ماہِ رمضان کی آمد کے ساتھ مہنگائی اور قیمتیں بڑھا دینا ایک رمضان دشمن رویہ ہے، اپنے اپنے دائرہ کار میں رہ کر ہم سب نے اسے مسترد کرنا ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کا حامی و ناصر ہو!

☆☆☆